احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

سوموار 26 مارچ 2001ء - 26- امان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر68

سوموار 26- مارچ 2001ء

جانشین کی خبر

جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی تو حضورؐ نے اسے دوبارہ آنے کا ارشاد فرمایا اس نے کہا اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں یعنی آپ وفات پا چکے ہوں تو پھر میں کیا کروں۔ حضورؐ نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب قول النبی لوکنت تنخذا حدیث نمبر 3386)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بے نظیر صدق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو صدیق کا خطاب دیا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ آپؓ میں کیا کیا کمالات تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اس چیز کی وجہ سے ہے جو اس کے دل کے اندر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت میں حضرت ابوبکرؓ نے جو صدق دکھایا' اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہر زمانہ میں جو شخص صدیق کے کمالات حاصل کرنے کی خواہش کرے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ابوبکری خصلت اور فطرت کو اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو مجاہدہ کرے اور پھر حتی المقدور دعا سے کام لے۔ جب تک ابوبکری فطرت کا سایہ اپنے اوپر ڈال نہیں لیتا اور اسی رنگ میں رنگین نہیں ہو جاتا۔ صدیقی کمالات حاصل نہیں ہو سکتے۔

ابوبکری فطرت کیا ہے؟

ابوبکری فطرت کیا ہے؟ اس پر مفصل بحث اور کلام کا یہ موقع نہیں' کیونکہ اس کے تفصیلی بیان کے لئے بہت وقت درکار ہے۔ میں مختصراً ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں اور وہ یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اظہار فرمایا۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شام کی طرف سوداگری کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب واپس آئے' تو ابھی راستہ ہی میں تھے کہ ایک شخص آپؓ سے ملا۔ آپؓ نے اس سے مکہ کے حالات دریافت فرمائے اور پوچھا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ جیسا کہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان سفر سے واپس آتا ہے' تو راستہ میں اگر کوئی اہل وطن مل جائے' تو اس سے اپنے وطن کے حالات دریافت کرتا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ نئی بات یہ ہے کہ تیرے دوست محمدؐ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ آپؓ نے یہ سنتے ہی فرمایا کہ اگر اس نے یہ دعویٰ کیا ہے' تو بلاشبہ وہ سچا ہے۔ اسی ایک واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپؓ کو کس قدر حسن ظن تھا۔ معجزے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ معجزہ وہ شخص مانگتا ہے جو مدعی کے حالات سے ناواقف ہو اور جہاں غیریت ہو اور مزید تسلی کی ضرورت ہو' لیکن جس شخص کو حالات سے پوری واقفیت ہو تو اسے معجزہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ الغرض حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ راستہ میں ہی آنحضرتؐ کا دعویٰ نبوت سن کر ایمان لے آئے۔ پھر جب مکہ میں پہنچے تو آں حضرتؐ کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا آپؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یہ درست ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپؐ گواہ رہیں کہ میں آپ کا پہلا مصدق ہوں۔ آپؓ کا ایسا کہنا محض قول ہی قول نہ تھا' بلکہ آپؓ نے اپنے افعال سے اسے ثابت کر دکھایا اور مرتے دم تک اسے نبھایا اور بعد مرنے کے بھی ساتھ نہ چھوڑا۔

(ملفوظات جلد اول ص 247)

احمدی تیراک کا اعزاز

خدا تعالیٰ کے فضل سے لاہور میں منعقد ہونے والے 28ویں سالانہ قومی کھیل 2001ء میں ربوہ سوئمنگ پول کے تربیت یافتہ احمدی نوجوان مکرم منور لقمان صاحب ابن مکرم محمد یوسف ناصر صاحب (واقف زندگی) دارالبرکات ربوہ نے تیراکی میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں اور تیسری مرتبہ قومی چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

1- 4X100 میٹر فری سٹائل ریلے مقابلے میں پہلی پوزیشن اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔

2- 1500 میٹر فری سٹائل مقابلے میں دوسری پوزیشن اور سلور میڈل حاصل کیا۔

3- 400 میٹر فری سٹائل مقابلے میں دوسری پوزیشن اور سلور میڈل حاصل کیا۔

4- 200 میٹر فری سٹائل مقابلے میں تیسری پوزیشن اور برونز میڈل حاصل کیا۔

5- 4X200 میٹر فری سٹائل ٹیم مقابلے میں تیسری پوزیشن اور برونز میڈل حاصل کیا۔

6- 4X100 میٹر میڈلے ریلے ٹیم مقابلے میں تیسری پوزیشن اور برونز میڈل حاصل کیا۔

یاد رہے کہ مکرم منور لقمان صاحب نے 1999ء کی سیف گیمز نیپال میں پاکستان کی نمائندگی کی اور برونز میڈل حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزازات مبارک فرمائے اور آئندہ بھی اعلیٰ کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

سیرۃ حضرت اماں جان

کتاب سیرۃ سوانح حضرت اماں جان کا مسودہ زیر تکمیل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حضرت اماں جان کے بارے میں اپنی قیمتی یادداشتیں مجھے درج ذیل پتہ پر ارسال فرماویں۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ لاہور خواتین مبارکہ کے بارے میں ایک کتاب شائع کر رہی ہے اگر ان کے بارے میں بھی کوئی نصیحت یا کوئی واقعہ آپ کے علم میں ہو تو بھجوا دیں۔

سیدہ نسیم سعید

بیت الفضل 13- عبدالرحمن روڈ لاہور چھاؤنی

اداریہ

مشورہ کی برکت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجتماعی مشورہ کا حکم بہت سی حکمتوں اور مصالح پر مبنی ہے۔ ایک بڑی حکمت یہ ہے کہ جب ایک قوم یا گروہ کے اجتماعی مشورہ سے کسی معاملہ کا فیصلہ کیا جائے تو وہ محض رسماً اس فیصلہ کی تعمیل نہیں کرتے بلکہ اس میں ذاتی دلچسپی اور وابستگی کے ساتھ اپنا فیصلہ سمجھتے ہوئے شریک ہوتے ہیں اور کام میں ایک نیا حسن اور ولولہ پیدا ہو جاتا ہے۔

ایک دوسری بڑی حکمت یہ ہے کہ کوئی انسان عالم الغیب نہیں۔ عقل کل نہیں۔ زندگی میں اتنا تنوع ہے کہ کسی بھی معاملہ کی تمام باریک جزئیات تک کسی ایک فرد کی نگاہ کا پہنچنا ممکن نہیں اور وہ بیرونی مدد کا محتاج رہتا ہے خواہ وہ خدا کی طرف سے ہو خواہ انسانوں کی طرف سے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ماموروں کو جو سب سے بڑھ کر زیرک اور معاملہ فہم ہوتے ہیں خدا کے نور سے دیکھتے ہیں اور خدا کے بلائے سے بولتے ہیں یہ حکم دیا کہ اپنی قوم سے مشورہ کر لیا کرو مگر فیصلہ کا آخری حق مامور من اللہ یا اس کے نمائندہ کو ہوتا ہے کیونکہ وہ اوپر اور نیچے دونوں طرف کی طاقتوں سے لیس ہو کر فیصلہ کرتا ہے جو بالآخر ہمیشہ صحیح نکلتا ہے۔

تیسری بڑی برکت یہ ہے کہ اجتماعی مشوروں سے جو امور طے کئے جائیں ان کی کامیابی کے لئے سب دعائیں کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت کو کھینچنے کے لئے سب کی گریہ وزاری سبب بن جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آج اربوں کی دنیا میں یہ نعمت صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ تمام مشورے دینے والے پورے خلوص، صدق اور بغیر کسی وابستگی سے غیر جانبداری کے ساتھ دیانتدارانہ مشورے دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کی رائے کا احترام کرتے ہیں اور ان کا اختلاف رائے رحمت بنتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب معاملہ امام کے دربار میں پہنچتا ہے اور وہ اپنی خداداد فراست سے فیصلہ کرتا ہے تو سب پوری سکینت اور اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ اور خدا کی تقدیر ہمیشہ یہ ثابت کرتی ہے کہ وہی فیصلہ درست اور صائب ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس نظام میں اور برکتیں بھر دے اور وسعتیں دیتا چلا جائے۔

غزل

مبحث رائگاں سے اٹھتا ہے
سارا فتنہ زباں سے اٹھتا ہے

پھونک دیتا ہے امن عالم کو
جب یہ شعلہ بیاں سے اٹھتا ہے

کوئی آتا نہیں مدد کے لئے
شور تو ہر مکاں سے اٹھتا ہے

میں تو ہوں محوِ مشقِ ضبطِ فغاں
شور پھر یہ کہاں سے اٹھتا ہے

امرِ تخلیقِ دو جہاں کا خمیر
فقرہ کن فکاں سے اٹھتا ہے

جو پہنچتا ہے غم کی منزل تک
وہ صف عاشقاں سے اٹھتا ہے

جو بھی پہنچا مقام ارفع تک
وہ اسی خاکداں سے اٹھتا ہے

عرش اعلیٰ کی جو خبر لائے
بزم قدوسیاں سے اٹھتا ہے

دشمنی کا جو حق ادا کر دے
وہ صف دوستاں سے اٹھتا ہے

نامرادی ہے اس کی قسمت میں
جو ترے آستاں سے اٹھتا ہے

ساتھ جاتے ہیں نیک و بد اعمال
جو کوئی اس جہاں سے اٹھتا ہے

سارا عالم ہے اس کی زد میں سلیم
جانے طوفاں کہاں سے اٹھتا ہے

سلیم شاہجہانپوری

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔ سالانہ 900 روپے

مرتبہ: آصف احمد خان صاحب

عرب کی حالت ظہور اسلام سے قبل

از تحریرات حضرت مسیح موعود

آنحضور ؐ کا عرب میں ظہور فرمانا اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتا ہے۔ انسانی آنکھ تاریخ کی ورق گردانی کرتی ہوئی جب ظھر الفساد فی البر و البحر کی مصداق عرب کی سرزمین کو دیکھتی ہے تو روح کانپ جاتی ہے لیکن جب وہی آنکھ اس عرب کی ظہور اسلام کے بعد کایا پلٹتے ہوئے دیکھتی ہے تو دل ایمان اور عقیدت سے بھر جاتا ہے اور زبانوں پر درود وسلام جاری ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں مختلف پہلوؤں سے عرب کے تاریخی حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ عرب جیسے ملک سے آنحضرت ؐ کا مبعوث ہونا حکمت سے خالی نہ تھا بلکہ آپ ؐ کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

''آنحضرت ؐ کا عرب سے ظاہر ہونا بھی خالی از حکمت نہ تھا عرب وہ بنی اسماعیل کی قوم تھی جو اسرائیل سے منقطع ہو کر حکمت الٰہی سے بیابان فاران میں ڈال دی گئی تھی اور فاران کے معنی ہیں دو فرار کرنے والے یعنی بھاگنے والے۔ پس جن کو خود حضرت ابراہیم ؑ نے بنی اسرائیل سے علیحدہ کر دیا تھا ان کا توریت کی شریعت میں کچھ حصہ نہیں رہا تھا جیسا کہ لکھا ہے کہ وہ اسحاق کا حصہ نہیں پائیں گے۔ پس تعلق والوں نے انہیں چھوڑ دیا اور کسی دوسرے سے ان کا تعلق اور رشتہ نہ تھا اور دوسرے تمام ملکوں میں کچھ کچھ رسوم عبادات اور احکام کی پائی جاتی تھیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ کسی وقت ان کو نبیوں کی تعلیم پہنچی تھی۔ مگر صرف عرب کا ملک ہی ایک ملک تھا جو ان تعلیموں سے محض ناواقف تھا۔ اور تمام جہان سے پیچھے رہا ہوا تھا اس لئے آخر میں ان کی نوبت آئی۔ اور اس کی نبوت عام ٹھہری تا تمام ملکوں کو دوبارہ برکات کا حصہ دیوے اور جو غلطی پڑ گئی تھی اس کو نکال دے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 ص 367)

عرب کے سیاسی حالات

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ

یہ بات کسی سمجھدار پر مخفی نہیں ہو گی کہ آنحضرت ﷺ کا زاد بوم ایک محدود جزیرہ نما ملک ہے۔ جس کو عرب کہتے ہیں جو دوسرے ملکوں سے ہمیشہ بے تعلق رہ کر گویا گوشہ تنہائی میں پڑا رہا۔

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 76)

خسرو پرویز کے وقت میں اکثر حصہ عرب کا پایہ تخت ایران کے ماتحت تھا اور گو عرب کا ملک ایک ویرانہ سمجھ کر جس سے کچھ خراج حاصل نہیں ہو سکتا تھا چھوڑا گیا تھا مگر تاہم بگفتن وہ ملک اسی سلطنت کے ممالک محروسہ میں سے شمار کیا جاتا تھا لیکن سلطنت کی سیاست مدنی کا عرب پر کوئی دباؤ نہ تھا۔ اور نہ وہ اس سلطنت کے سیاسی قانون کی حفاظت کے نیچے زندگی بسر کرتے تھے بلکہ بالکل آزاد تھے۔ اور ایک جمہوری سلطنت کے رنگ میں ایک جماعت دوسروں پر امن اور عدل اپنی قوم میں رکھنے کے لئے حکومت کرتی تھی جن میں سے بعض کی رائے کو سب سے زیادہ نفاذ احکام میں عزت دی جاتی تھی اور ان کی ایک رائے کسی قدر جماعت کی رائے کے ہم پلہ سمجھی جاتی تھی سو بد قسمتی سے کسریٰ کو اس اشتعال کا یہ بھی باعث ہوا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کو اپنی رعایا میں ایک شخص سمجھا۔

(ستارہ قیصریہ روحانی خزائن جلد 15 حاشیہ صفحہ 376)

عربوں کی اخلاقی اور مذہبی حالت

اس ملک کا آنحضرت ﷺ کے ظہور سے پہلے بالکل وحشیانہ اور درندوں کی طرح زندگی بسر کرنا اور دین اور ایمان اور حق اللہ اور حق العباد سے بے خبر محض ہونا اور سینکڑوں برسوں سے بت پرستی و دیگر ناپاک خیالات میں ڈوبے چلے آنا اور عیاشی اور بدمستی اور شراب خوری اور قمار بازی وغیرہ فسق کے طریقوں میں انتہائی درجہ تک پہنچ جانا اور چوری اور قزاقی اور خون ریزی اور دختر کشی اور یتیموں کا مال کھا جانا اور بیگانہ حقوق دبا لینے اور کچھ گناہ نہ سمجھنا غرض ہر ایک طرح کی بری حالت اور ہر ایک نوع کا اندھیرا اور ہر ایک قسم کی ظلمت و غفلت عام طور پر عربوں کے دلوں پر چھائی ہوئی ہونا ایک ایسا واقعہ مشہور ہے کہ کوئی متعصب مخالف بھی بشرطیکہ کچھ واقفیت رکھتا ہو اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 حاشیہ صفحہ 77)

مرد جس قدر چاہتا تھا عورتیں کر لیتا تھا جب چاہتا تھا بلا عذر چھوڑ دیتا تھا۔ کینہ حسد، بغض بہت بڑھا ہوا تھا بت پرستی سے کوئی گھر خالی نہ تھا اور مکہ گویا ایک بت پرستی کا تیرتھ بنا ہوا تھا۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 256)

عرب کے یہود اور عیسائی

حضرت مسیح موعود نے عرب کے یہود اور عیسائیوں کے بھی حالات بڑی تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ جن میں سے کچھ بیان کئے جاتے ہیں۔ فرمایا

''حضرت خاتم النبیین ﷺ کے زمانے میں یہودیوں کی یہ حالت تھی کہ مخلوق پرستی بدرجہ غایت ان میں آ گئی تھی اور عقاید حقہ سے بہت دور جا پڑے تھے۔ یہاں تک کہ بعض ان کے ہندوؤں کی طرح تناسخ کے بھی قائل تھے اور بعض جزا سزا کے قطعاً منکر تھے اور بعض مجازات کو صرف دنیا میں محصور سمجھتے تھے۔ اور قیامت کے قائل نہ تھے اور بعض یونانیوں کے نقش قدم پر چل کر مادہ اور روحوں کو قدیم اور غیر مخلوق خیال کرتے تھے۔ اور بعض دہریوں کی طرح روح کو فانی سمجھتے تھے اور بعض کا فلسفیوں کی طرح یہ مذہب تھا کہ خدائے تعالیٰ رب العالمین اور مدبر بالارادہ نہیں ہے۔ غرض مجذوم کے بدن کی طرح تمام خیالات ان کے فاسد ہو گئے تھے اور خدائے تعالیٰ کی صفات کاملہ ربوبیت و رحمانیت و رحیمیت اور مالک یوم الدین ہونے پر اعتقاد نہیں رکھتے تھے........ اور توریت کی تعلیم کو انہوں نے نہایت بدشکل چیز کی طرح بنا کر شرک اور بدی کی بدبو کو پھیلانا شروع کر رکھا تھا۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 465)

''غرض عرب کے مشرکوں کی طرح اس ملک کے اہل کتاب بھی جرائم پیشہ ہو گئے تھے۔ عیسائیوں نے تو کفارہ کے مسئلہ پر زور دے کر اور اس پر بھروسہ کر کے یہ سمجھ لیا تھا کہ ہم پر سب جرائم حلال ہیں اور یہودی کہتے تھے ہم ارتکاب جرائم کی وجہ سے صرف چندروز دوزخ میں پڑیں گے اس سے زیادہ نہیں (-) یہ دلیری اور جرات ان کو اس سے پیدا ہوئی کہ ان کا یہ قول ہے کہ دوزخ کی آگ ہمیں چھوئے گی بھی تو صرف چند روز تک رہے گی۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 242)

عرب میں بدیوں کو پھیلانے والے

اور جس قدر بدچلنی اور بداعمالی عربوں میں آئی وہ دراصل عربوں کی ذاتی فطرت کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ ایک نہایت ناپاک اور بدچلن قوم ان میں آباد ہو گئی اور ایک جھوٹے منصوبہ کفارہ پر بھروسہ کر کے ہر ایک گناہ کو شیر مادر کی طرح سمجھتی تھی اور مخلوق پرستی اور شراب خوری اور ہر قسم کی بدکاری کو بڑے زور کے ساتھ دنیا میں پھیلا رہی تھی اور اول درجہ سے کذاب اور دغاباز اور بدسرشت تھی بظاہر یہ فرق کرنا مشکل ہے کہ کیا اس زمانے میں فسق و فجور اور ہر ایک قسم کی بدچلنی میں یہود بڑھے ہوئے تھے یا عیسائی نمبر اول پر تھے مگر ذرا غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ درحقیقت عیسائی ہی ہر ایک بدکاری اور بدچلنی اور مشرکانہ عادات میں پیش دست تھے کیونکہ یہودی لوگ متواتر ذلتوں اور کوفتوں سے کمزور ہو چکے تھے اور وہ شرارتیں جو ایک سفلہ آدمی اپنی طاقت اور دولت اور عروج قومی کو دیکھ کر کر سکتا ہے یا وہ بدچلنیاں جو کثرت دولت اور روپیہ پر موقوف ہیں ایسے نالائق کاموں کا یہودیوں کو کم موقعہ ملتا تھا مگر عیسائیوں کا ستارہ ترقی پر تھا اور نئی حکومت ہر وقت انگشت دے رہی تھی کہ وہ تمام لوازمات ان میں پائے جائیں جو بدی کے مویدات پیدا ہونے سے قدرتی طور پر ہمیشہ پائی جاتی ہیں پس یہی سبب ہے کہ اس زمانہ میں عیسائیوں کی بدچلنی اور ہر قسم کی بدکاری سب سے بڑھی ہوئی تھی۔

(نور القرآن روحانی خزائن جلد 9 حاشیہ ص 341)

یہودی راہبوں کی حالت

عرب کے یہود اور عیسائی اگرچہ بہت بگڑے ہوئے تھے لیکن ان میں کچھ راہب ایسے بھی تھے جو خدا سے ڈرنے والے تھے اور نیک اور عبادت گزار تھے بعض ان میں سے صاحب الہام و کشوف بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا:

''آنحضرت ﷺ کے ظہور کے وقت ہزاروں راہب ملہم اور اہل کشف تھے اور نبی آخر الزمان کے قرب ظہور کی بشارتیں سنایا کرتے تھے۔ جب عیسائی مذہب بوجہ مخلوق پرستی مر گیا اور اس میں حقیقت اور

نورانیت نہ رہی تو اس وقت کے یہود اس گناہ سے بری ہو گئے کہ وہ عیسائی کیوں نہیں ہوتے تب ان میں دوبارہ نورانیت پیدا ہوئی اور اکثر ان میں سے صاحب الہام اور صاحب کشف پیدا ہونے لگے اور ان کے راہبوں میں اچھے حالات کے لوگ تھے اور وہ ہمیشہ اس بات کا الہام پاتے تھے کہ نبی آخر الزمان اور امام دوران جلد پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے بعض ربانی علما خدا تعالیٰ سے الہام پا کر ملک عرب میں آ رہے تھے اور ان کے بچے بچے کو خبر تھی کہ عنقریب آسمان سے نیا سلسلہ قائم کیا جائے گا۔''

(ضرورة الامام روحانی خزائن جلد 13 ص 476)

عربوں میں کاہن

حضور اپنی تصنیف ضرورة الامام میں فرماتے ہیں کہ:

''یاد رہے کہ وہ کاہن جو عرب میں آنحضرت ﷺ کے ظہور سے پہلے بکثرت تھے اور لوگوں کو بکثرت شیطانی الہام ہوتے تھے اور بعض وقت وہ پیشگوئیاں بھی شیطانی الہام کے ذریعہ سے کیا کرتے تھے اور تعجب یہ کہ ان کی بعض پیشگوئیاں سچی بھی ہوتی تھیں چنانچہ اسلامی کتابیں ان قصوں سے بھری پڑی ہیں۔''

(ضرورة الامام روحانی خزائن جلد 13 ص 488)

''اور عرب لوگ کاہنوں کے ایسے تابع تھے جیسا کہ ایک مرید مرشد کا تابع ہوتا ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 3 ص 107)

پس یہ تھا حال اس عرب کا جس میں نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفی ﷺ مبعوث ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت بھی یہی ہے کہ نبی ہمیشہ ایسے ہی ملکوں اور زمانوں میں مبعوث ہوا کرتے ہیں جہاں تاریکی بہت زیادہ ہو اور نبی اس جگہ کو اپنی نورانیت اور تاثیر قدسی سے پاک صاف کر کے منور کر دیتے ہیں اور یہ بھی نبی کی صداقت کی دلیل ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا سچا ہونا تو اس بات سے ثابت ہے کہ اس عام ضلالت کے زمانے میں قانون قدرت ایک سچے ہادی کا متقاضی تھا اور سنت الٰہی ایک سچے رہبر صادق کی مقتضی تھی کیونکہ قانون قدیم حضرت رب العالمین کا یہی ہے کہ جب دنیا میں کسی نوع کی شدت اور صعوبت اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو رحمت الٰہی اس کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ جیسے جب امساک باراں سے غایت درجہ کا قحط پڑ کر خلقت کا کام تمام ہونے لگتا ہے تو آخر خداوند کریم بارش کر دیتا ہے اور جب وبا سے لاکھوں آدمی مرنے لگتے ہیں تو کوئی صورت اصلاح ہوا کی نکل آتی ہے یا کوئی دوا پیدا ہو جاتی ہے۔''

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 ص 113 حاشیہ)

مکرم حمید الحامد حامد صاحب

''دل کی چمک اور روحانیت کی روشنی سے معمور وجود''

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

الفضل مورخہ 16۔ اکتوبر 1999ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رحمہ اللہ کے دل کی چمک اور روحانیت سے معمور وجود کی کچھ جھلکیاں دیکھنے اور پڑھنے کا موقع ملا حافظ محمد نصر اللہ صاحب کا مضمون ایک اہم اور خوبصورت روحانی وجود کی دلکش تصویر کشی کرتا ہے پڑھتے ہوئے میری یادوں کے دریچے بھی کھل گئے میں نے حضرت میاں صاحب کو اپنے بچپن اور نوجوانی کی نظر سے دیکھا ہے۔ قادیان محلہ دارالانوار میں رہائش کے دوران میں نے اکثر حضرت میاں صاحب کو انگریزی ترجمۃ القرآن کے فرائض منصبی کے سلسلہ میں اپنی رہائش گاہ سے ملحق گیسٹ ہاؤس میں پا پیادہ آتے جاتے دیکھا اور ان کے وجود کا ایک خوبصورت تاثر اپنے ذہن میں محفوظ کیا ہے۔ ایک سرخ ریشمی رومال آپ کے لباس اور آپ کے وجود کی ایک خاص زینت تھا جو زیب گلو رہتا تھا۔ بچپن میں حضرت میاں صاحب کو میں نے گھر سے باہر ہی رواں دواں یا اجلاسات وجلسہ گاہ میں دیکھا حضرت میاں صاحب شلوار قمیص کوٹ اور پگڑی کے لباس میں ہی نظر آئے ان کو اپنی نجی زندگی میں گھریلو ماحول میں دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا یہی حضرت میاں صاحب کی وہ تصویر تھی جو بچپن سے ذہن میں نقش رہی۔

پاکستان بننے کے بعد اپنے کالج کے زمانہ میں حضرت میاں صاحب سے ایک مسئلہ پر کچھ خط و کتابت ہوئی مسئلہ یہ تھا کہ اقتصادیات (اکنامکس) کے مضمون میں ہمارے عیسائی پروفیسر صاحب کو اسلام کے اقتصادی نظام اور نظریات کے متعلق مطالعہ کی ضرورت پیش آئی انہوں نے کلاس میں برملا اظہار کیا کہ انہیں اس سلسلہ میں جو مواد ملا ہے وہ فلاں مولوی صاحب کی کتابوں سے ہی ملا ہے اور ان کے مطالعہ کی بنیاد انہی کی کتابوں پر ہے۔ میں نے حضرت میاں صاحب کو لکھا کہ ہماری جماعت کا اس موضوع پر گرانقدر لٹریچر موجود ہے لیکن وہ اس لئے پڑھا نہیں جاتا کہ اس پر ہماری جماعت کی چھاپ ہوتی ہے اور وہ مسلمان طلباء اور غیر مسلم اساتذہ کو بھی قابل قبول نہیں ہوتا کیا یہ ممکن نہیں کہ ان موضوعات پر ہماری جماعت کا لٹریچر ہماری جماعت کی چھاپ کے بغیر ہو جو دوسرے لوگ بھی غیر متعصب نظر سے پڑھ سکیں۔؟ حضرت میاں صاحب نے اس سلسلہ میں کسی مربی سلسلہ کی ڈیوٹی لگائی جو ان دنوں راولپنڈی آنے والے تھے کہ وہ مجھ سے ملیں اور میری تشفی کریں۔ مربی صاحب سے اس بارہ میں کیا گفتگو ہوئی مجھے یاد نہیں بعد ازاں جلسہ سالانہ کے موقع پر مجھے ربوہ جانے کا موقع ملا تو میں اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ حضرت میاں صاحب کی رہائش گاہ پر حاضر ہوا حضرت میاں صاحب گھر کے بیرونی صحن اور برآمدے میں چہل قدمی فرما رہے تھے خاندان کا کوئی کمسن بچہ (غالباً آپ کا کوئی پوتا یا نواسا) بھی ساتھ تھا والدہ گھر کے اندرون میں چلی گئیں میں باہر ہی کھڑا رہا میاں صاحب منتظر رہے کہ میں اس مردانہ حصہ میں خود ہی آ جاؤں گا جبکہ میں اجازت کا منتظر رہا تھوڑی دیر بعد حضرت میاں صاحب خود دروازے پر تشریف لائے اور مجھے فرمایا "آ جایئے" میں اندر آ گیا میں نے حضرت میاں صاحب کو پہلی بار اپنے گھریلو لباس میں بغیر عمامہ کے سفید براق لباس میں دیکھا آپ کے سفید گھنگریالے بال سفید دراز ریش اور دراز قد اور بھرا بھرا جسم پر شکوہ اور وجیہہ نظر آیا انگریزی شعر و ادب کا طالب علم ہونے کے باعث حضرت میاں صاحب اس عالم میں مجھے دیو مالائی اساطیر میں مذکور ماؤنٹ پارنیسس (Parnesus) پر متمکن عالم بالا کا کوئی مقتدر وجود نظر آئے یہ آپ کی روحانی وجاہت تھی جو آپ کے وجود سے مترشح تھی۔

آپ نے مجھے اپنی خوابگاہ میں بلا لیا آپ کے بستر کے سرہانے کی طرف دواؤں کی کثرت نے ڈسپنسری کی سی کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔ حضرت میاں صاحب سے اقتصادیات کے موضوع پر ہی گفتگو ہوئی آپ نے فرمایا کہ ان مولوی صاحب کی کتب میں بھی اس موضوع پر جو کچھ ہے بیشتر ہماری کتابوں سے ہی نقل کیا گیا ہے معنوی اعتبار سے ہی نہیں بلکہ لفظ بلفظ۔ دوسری بات آپ نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے ضمن میں تفصیل سے بیان فرمائی کہ دین حصول دنیا سے منع نہیں کرتا البتہ جہاں حصول دنیا اور احکامات دین میں ٹکراؤ کی صورت پیدا ہو وہاں دین کو مقدم رکھنا ہے اور دنیوی منفعت کو قربان کرنا ہے۔

حضرت میاں صاحب کے روحانی پیکر اور نورانی وجود کا یہی تاثر ہمیشہ کے لئے میرے تصور میں جاگزیں ہو گیا ہے آپ کا وجود ایک خیالی، مثالی اور تصوراتی پیکر کی طرح حسین و دلآویز تھا آپ کا خاکی وجود آپ کے دل کی چمک اور روحانیت کی روشنی کا ہی انعکاس تھا۔

سائنس کے اصول سے واقفیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''میں ضروری سمجھتا ہوں کہ جہاں ہمارے دوست دینی علوم سے واقف ہوں وہاں کچھ کچھ انہیں سائنس کے ابتدائی اصول سے ضرور واقفیت ہونی چاہئے کیونکہ ان کا جاننا بھی اس زمانہ کے لحاظ سے بہت ضروری ہے''۔

(مشعل راہ صفحہ 523)

زندگی کی ابتدائی اینٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

''سائنسدانوں کیلئے یہ بات ایک معمہ تھی کہ آرگینک کیمسٹری کے بغیر زندگی پیدا نہیں ہو سکتی اور زندگی ہی ہے جو آرگینک کیمسٹری پیدا کرتی ہے۔ تو پھر انسان یا زندگی کا آغاز کیسے ہو گیا اس معمہ کا حل مجھے ملا کہ اگر زندگی نہ بھی ہو اور بہت ہائی الیکٹریکل چارجز ہوں اور ریڈی ایشن کی بہت مضبوط لہریں کام کر رہی ہوں تو ان آرگینک کیمیکلز کے اوپر جب یہ اثر انداز ہوتی ہیں تو بعض صورتوں میں بہت زیادہ آرگنائزڈ آرگینک عناصر پیدا ہو جاتے ہیں یعنی جو اینٹیں ہیں زندگی بنانے کی ان کا وجود میں آنا ضروری تھا۔ اور ان کے نزدیک وہ زمانہ اس طرح آیا کہ جب آکسیجن کا کوئی وجود نہ تھا اور فضاء اس سے خالی تھی جو ہماری زندگی کے لئے اب ضروری ہے......

صورت حال یہ ہے کہ ایک زمانہ تھا کہ اس زمین میں اربہا ارب سال پہلے آکسیجن کا کوئی ایٹم آزاد نہیں تھا۔ یہ کسی نہ کسی شکل میں دھاتوں میں یا کسی چیز میں جکڑی ہوئی تھی اور زندگی کی جو ابتدائی شکلیں ہیں آرگینک کیمسٹری کی ان کو پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ آسمان سے بجلیاں گریں اور شعلے پیدا ہوں اور ریڈی ایشن پیدا ہو لیکن آکسیجن بیچ میں نہ ہو ورنہ وہ ابتدائی سیل پیدا ہی نہیں ہو سکتے تو اس وقت سائنسدان کہتے ہیں کہ آگ کے شعلوں سے زندگی کی جو شکلیں پیدا ہوئیں اس کو آپ وائرس بھی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی ٹیکنیکلی فائبر و بیکٹیریا اور آگ سے پیدا ہونے والا بیکٹیریا اور آگ کھا کر براہ راست اس کی انرجی سے زندہ رہنے والا بیکٹیریا۔ اگر اس کو لوئر ٹمپریچر پر لے آئیں تو وہ ٹھنڈ سے مر جاتا ہے...... تو سائنسدان کہتے ہیں کہ واقعتاً آگ سے ایک قسم کی زندگی کا آغاز ہوا جو بیکٹیریا بھی ہے جو وائرس بھی ہے یا جو مرضی آپ اس کو نام دے دیں یا کم از کم زندگی کی ابتدائی اینٹ ہے جو جرمز کے اندر مخفی طور پر زندگی کی شکلوں میں داخل ہو گئی''۔

(روزنامہ الفضل 23 اپریل 1998ء)

بافاٹا (Bafata) گنی بساؤ (مغربی افریقہ) میں سات روزہ تربیتی و دعوتی سیمینار

(رپورٹ: رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ)

مغربی افریقہ کے ملک گنی بساؤ (Guine Bissau) میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ مشن قائم ہوئے ابھی محض پانچ سال کا عرصہ ہوا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعمیر و ترقی کی رفتار بہت حد تک خوشکن ہے اور تیزی سے اس ملک کے لوگ حق کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اسکا سب سے اہم اور کامیاب ذریعہ ملک کے مختلف حصوں میں بکثرت مختلف تربیتی و دعوتی پروگراموں کا انعقاد ہے۔

نومبر 2000ء میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ گنی بساؤ کو سال رواں کا دوسرا دعوتی و تربیتی سیمینار ملک کے دوسرے سب سے بڑے اور مرکزی شہر بافاٹا (Bafata) میں منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

بافاٹا شہر تقریباً ساٹھ ہزار نفوس کی آبادی کا شہر ہے اور اس ریجن میں مسلمانوں کی آبادی قریباً 70 فیصد ہے۔ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی مخالفت بھی ملک کے دوسرے علاقوں سے زیادہ ہے۔ چنانچہ جب ہم نے سیمینار کا پروگرام ترتیب دے کر تیاری شروع کی تو مختلف مساجد کے ائمہ اور دیگر سرکردہ مخالفین نے مہم چلا کر لوگوں کو اکسانا شروع کر دیا کہ جماعت احمدیہ کے پروگرام میں نہ جائیں. یہ نئے دین اور نئے مذہب کو پھیلا رہے ہیں۔

دوسری طرف بافاٹا شہر میں جماعت کا مشن قائم ہوئے ابھی صرف پانچ ماہ کا عرصہ ہوا ہے اور جولائی 2000ء میں خاکسار کا تقرر بطور پہلے مربی برائے بافاٹا ہوا۔ اور جماعت نے کرائے کا مکان حاصل کر کے مشن کا آغاز کیا ہے۔ اور شہر میں احمدی احباب کی تعداد بھی ابھی بہت کم ہے۔ اس لحاظ سے فکر تھی کہ کہیں پروگرام کے انعقاد میں زیادہ مشکلات نہ آڑے آئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر موڑ اور ہر موقع پر اس کی تائید و نصرت کے شاندار نظارے نظر آتے ہیں۔

تیاری سیمینار اور تائید الٰہی کا پرکیف نظارہ

سیمینار کے انعقاد کے سلسلہ میں سب سے اولین اور اہم مسئلہ تو مناسب جگہ کا انتظام تھا۔ اس سلسلہ میں جب خاکسار نے مقامی احمدی احباب کے ساتھ میٹنگ شروع کی تو ایک احمدی دوست اپنے ایک واقف کار کو لے کر آئے اور تعارف کروایا کہ یہ دوست مقامی گورنمنٹ ہائی سکول کے سینئر ٹیچر ہیں اور ان کی اہلیہ نرسری سکول کی پرنسپل ہیں اور ان دنوں نرسری سکول کی عمارت تعطیلات کی وجہ سے خالی ہے اور سیمینار کے لئے اگر ہمیں مل جائے تو ہماری جملہ ضروریات کے لئے بہت مناسب ہے۔ چنانچہ خاکسار نے ان صاحب کو اپنے پروگرام کا مقصد اور تفصیل بتائی اور جماعت کا تعارف کروایا تو انہوں نے نہایت خوش دلی سے بھرپور تعاون کی حامی بھر لی۔ اور دوسرے ہی دن خود پرائمری سکولوں کے ریجنل ڈائریکٹر کے نام درخواست لکھ کر اپنی اہلیہ (سکول پرنسپل) کی سفارش کے ساتھ سات دن کے لئے سکول کی عمارت جماعت کو دینے کی منظوری لے آئے۔ اور بفضل خدا خود جب متواتر ایک دو دن مشن ہاؤس آتے رہے تو حق ان پر آشکار ہوا اور پورے خاندان کے ساتھ جماعت میں داخل ہو گئے۔ اور پھر سیمینار کے اختتام تک کئی قدیمی احمدی احباب سے بہت بڑھ کر ہر کام میں بھرپور تعاون کرتے رہے۔ یہ دوست اعلیٰ تعلیم یافتہ. پرتگیزی زبان کے ماہر اور نہایت مخلص ہیں۔ ان کا نام عبداللہ جالو ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس سیمینار کا ایک شیریں اور رنگین پھل پروگرام سے قبل ہی ہمیں عطا فرما دیا۔

جگہ کے حصول کے بعد مقامی دس افراد جماعت اور پندرہ اطفال نے تین مختلف اوقات میں وقار عمل کر کے سکول کی عمارت کو اندر اور باہر سے صاف کیا اور حسب ضرورت مناسب تزئین کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیمینار کے لئے تیاری مکمل ہو گئی۔

افتتاح

سیمینار میں شرکت کے لئے آنے والے مہمان مورخہ 15/ نومبر بروز بدھ سے ہی آنا شروع ہو گئے تھے۔ مکرم امیر صاحب گنی بساؤ مکرم حمید اللہ ظفر صاحب اور مربی سلسلہ مکرم ناصر احمد کاہلوں (مقیم فریم۔ گنی بساؤ) 16/ نومبر کو بافاٹا پہنچے۔ امیر صاحب نے جملہ انتظامات کا جائزہ لیا اور حسب پروگرام 17/ نومبر بروز جمعۃ المبارک جمعہ کے خطبہ کے ساتھ اس سیمینار کا آغاز ہوا۔ لیکن باقاعدہ افتتاحی اجلاس اسی دن سہ پہر چار بجے مکرم امیر صاحب گنی بساؤ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس افتتاحی اجلاس میں آنے والے مہمانان خصوصی حسب ذیل ہیں:

1۔ ریجن بافاٹا کے چیف .2۔ ریجنل عدالت بافاٹا کے چیف جج . 3۔ ملٹری زون بافاٹا کے کمانڈر انچیف .4۔ سیکٹر بافاٹا کے پریزیڈنٹ 5۔ شہر کی دو جامع مساجد کے ائمہ کے نمائندگان. 6۔ دو ممبران نیشنل پارلیمنٹ .گنی بساؤ۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ مکرم ناصر احمد صاحب کاہلوں نے حضرت مسیح موعود کے عربی قصیدہ سے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کرانے کے بعد سیمینار کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ سبھی مہمانوں نے اپنے تاثرات میں جماعت احمدیہ کے اس قسم کے پروگرام منعقد کرنے کو بہت سراہا اور دلی خوشی کا اظہار کیا۔

افتتاحی اجلاس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کل حاضری 180 رہی جس میں سے ملک کے طول و عرض سے قریباً 80 دیہات سے آنے والے شرکاء کی تعداد 110 تھی۔ نیز لاؤڈ سپیکروں کے استعمال سے شہر کے چاروں اطراف لوگ گلیوں. دوکانوں اور اپنے اپنے گھروں میں پروگرام سنتے رہے۔ اس طرح سامعین کی تعداد سینکڑوں تک ہو سکتی ہے۔

افتتاحی اجلاس اور نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ مکرم امیر صاحب نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دئے اور نماز عشاء اور کھانے کے بعد پہلے دن کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

یومیہ پروگرام

اس سیمینار کا یومیہ پروگرام کچھ اس طرح ترتیب دیا گیا تھا:

☆..... روزانہ دن کا آغاز نماز تہجد با جماعت سے ہوتا رہا اور خدا کے فضل سے روزانہ تمام شرکاء نماز تہجد میں شامل ہوتے رہے۔

☆.... نماز فجر کے بعد ہر روز مقامی معلمین باری باری مختلف موضوعات پر درس قرآن دیتے رہے۔

☆.... ناشتہ وغیرہ کے بعد تمام شرکاء ہال میں جمع ہو جاتے اور دن بھر کے پروگرام میں جو کہ پانچ پیریڈز میں تقسیم شدہ تھا. شامل رہتے۔ قریباً ایک ایک گھنٹہ کے دورانیہ پر مشتمل یہ پانچ پیریڈز حسب ذیل عناوین کے تحت ترتیب دئے گئے تھے۔

1۔ قرآن کریم ناظرہ (مع یسرنا القرآن)
2۔ فقہ۔ (ابتدائی ارکان اور فقہی مسائل)
3۔ حدیث۔ (تعارف کتب احادیث و تدریس)
4۔ کلام۔ (تعارف کتب حضرت مسیح موعود و اختلافی مسائل وغیرہ)
5۔ تفسیر القرآن۔ (فاتحہ بقرہ کی ابتدائی آیات و قرآن کریم کی آخری چند سورتیں)

☆.... روزانہ مغرب کی نماز کے بعد قریباً دو گھنٹے کے لئے مجلس سوال و جواب منعقد ہوتی رہی جس میں حاضرین مختلف موضوعات پر سوالات کرتے اور مکرم امیر صاحب ان کے تسلی بخش جوابات دیتے رہے۔ بہت سے غیر از جماعت دوست اور چند عیسائی دوست بھی اپنے سوالات لے کر آئے اور الحمد للہ مطمئن ہو کر واپس گئے۔

☆..... سیمینار کے شرکاء میں کاپی اور قلم تقسیم کئے گئے اور اکثر احباب پورے پروگرام کے دوران نوٹس وغیرہ لیتے رہے اور پروگرام سے مستفید ہوئے۔

☆..... سیمینار کے جملہ پروگرام مقامی زبان کریول (Kreul) اور عربی میں پیش کئے جاتے رہے۔ ساتھ ساتھ ہمارے دو فعال معلمین دو قبائلی زبانوں فلا (Fula) اور منڈینگا (Mandinga) میں رواں ترجمہ بھی کرتے رہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں موجود ہر طبقہ فکر اور ہر قبیلہ سے تعلق رکھنے والے افراد جملہ پروگراموں کو سن اور سمجھ سکتے تھے۔

انتظام طعام

ہفتہ بھر حاضرین کے لئے ناشتہ اور دو وقت کا کھانا تیار کرنے میں دس مقامی ممبرات لجنہ نے نہایت مستعدی سے بے لوث خدمت سرانجام دی۔ جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ بافاٹا میں جماعت احمدیہ کے باقاعدہ قیام کو ابھی بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے اور اس سطح کا بافاٹا میں یہ پہلا بڑا پروگرام تھا۔ لیکن ان احمدی بہنوں نے نہایت خلوص اور دلی جذبہ سے مہمان نوازی کا فریضہ انجام دیا۔

مقام سیمینار کے ہمسایہ میں رہنے والی ایک عیسائی بہن نے بھی ہفتہ بھر اپنی خدمات کھانا پکانے والیوں کے ساتھ پیش کئے رکھیں اور تینوں وقت آ کر کام میں ہاتھ بٹاتی رہی۔ بعد میں انہوں نے کہا کہ جس طرح سے میں نے آپ کے پروگرام میں اعلیٰ دینی تعلیمات اور روایات دیکھی اور سنی ہیں آج تک کسی اور سے نہیں سنیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جس طرح پروگرام میں مختلف مواقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر عقیدت و احترام سے ہوتا رہا ہے اس سے بھی میں بہت خوش ہوئی ہوں۔ اس سے قبل میں سمجھتی تھی کہ شاید تم

حضرت عیسیٰؑ کا احترام نہیں کرتے۔

کھانا اور پانی وغیرہ پلانے کے سلسلہ میں ان مستورات کے ساتھ ساتھ 10 ناصرات اور 15 اطفال نے بھی ہفتہ بھر کام میں بہت ہاتھ بٹایا۔

اختتامی تقریب

مورخہ 23/ نومبر بروز جمعرات یہ سیمینار اختتام کو پہنچا۔ پروگرام کے مطابق باقاعدہ اختتامی اجلاس کی رسمی کارروائی منعقد کی جانی تھی لیکن ایک دن قبل ملک کے سیاسی اور فوجی حالات یکدم خراب ہوگئے اور پورے ملک میں اچانک سراسیمگی کی سی کیفیت پھیل گئی۔ طبعی امر تھا کہ شرکاء سیمینار بھی فکرمند ہوئے۔ چنانچہ اس دن صبح نو بجے اختتامی کارروائی مکمل کرکے احباب کو اپنے اپنے علاقوں کی طرف روانہ کردینا مناسب سمجھا گیا۔ اس وجہ سے اس تقریب میں مدعو کئے گئے مختلف معزز سرکاری عہدیداران وغیرہ شامل نہ ہوسکے۔ لیکن الحمدللہ کہ ہمارا یہ ہفتہ بھر کا پروگرام اللہ کے فضل سے اپنے آخری دن تک بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔

اس اختتامی تقریب میں بھی شرکاء میں سے چند احباب نے اپنے تاثرات بیان کئے اور سب ہی نے اپنے قلبی اطمینان اور مسرت کا اظہار کیا۔ چند غیراز جماعت احباب نے اپنے تاثرات میں کہا کہ جماعت احمدیہ کے اس پروگرام میں شامل ہونے کے بعد جماعت کے متعلق جملہ شکوک و شبہات دور ہوگئے ہیں جو جماعت کے مخالفین کے جھوٹ کی وجہ سے ہمارے دلوں میں پیدا ہوگئے تھے۔

بعدہ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں نصائح سے نوازا۔ اور احباب کو اپنی زندگیاں حقیقی رنگ میں دین کے قالب میں ڈھالنے کی ترغیب دلائی اور واضح کیا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا صرف اور صرف یہی ایک مقصد ہے۔

اختتامی دعا سے قبل احباب جماعت کو اپنے پیارے آقا کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے، جماعت کی ترقی اور کامرانی کے لئے اور ملک میں امن وامان اور ترقی کے لئے دعا کی تحریک کی اور اختتامی دعا کے ساتھ یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔

ایک قابل ذکر امر

گو کہ سیمینار کے انعقاد سے قبل مقامی معلمین کے ذریعہ دور دراز کی جماعتوں تک اطلاعات بھجوائی گئی تھیں اور ریڈیو پر بھی پروگرام کے اعلانات نشر کرائے گئے تھے اور اکثر ایسے علاقوں سے احباب شرکت کے لئے تشریف لائے جہاں ہمارے معلمین متعین ہیں یا دیگر احمدی احباب موجود ہیں۔ لیکن اس سیمینار میں ملک کے ایک دور دراز علاقہ بولا (Bula) سے کم از کم دو سو کلومیٹر کا سفر کرکے ایک دوست تشریف لائے اور بتایا کہ ان کے علاقہ میں کوئی احمدی دوست نہیں ہے۔ اور وہ صرف جماعت کا ریڈیو پروگرام ہفتہ وار باقاعدگی سے سنتے ہیں اور بڑے عرصہ سے ان کی خواہش تھی کہ جماعت احمدیہ کے افراد سے ملاقات ہو۔ اب جبکہ ریڈیو پر اس سیمینار کا اعلان سنا تو آ پہنچا ہوں۔ چنانچہ یہ دوست پورا ہفتہ نہایت دلچسپی اور خلوص سے سیمینار میں شامل رہے اور بوقت رخصت یہ عزم کرکے روانہ ہوئے کہ اب اپنے علاقہ کے لوگوں کو کھل کر جماعت کا پیغام پہنچاؤں گا۔

طبی سہولت

شرکاء سیمینار کے لئے ابتدائی طبی سہولت کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں حال ہی میں وقف کرکے پاکستان سے آنے والے ڈاکٹر مکرم مبارک احمد صاحب آغا نے اپنی خدمات پیش کئے رکھیں اور روزانہ مختلف اوقات میں کئی احباب اپنی مختلف طبی ضروریات کے سلسلہ میں ان سے مستفید ہوتے رہے۔

سیمینار کے اثرات

امر واقعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ہر تربیتی پروگرام کے مثبت اثرات و نتائج ہمیشہ دنیا کے ہر علاقہ میں ہی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ چنانچہ یہ سیمینار بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت اور ثمر آور ثابت ہوا۔ ایک طرف تو جملہ شرکاء نے اس سے بھرپور علمی اور روحانی استفادہ کیا۔ دوسرے جماعت احمدیہ بافاٹا شہر کے جملہ افراد جو کہ بالکل نئے ہی جماعت سے وابستہ ہوئے ہیں انہیں اپنے دین کی سچائی اور نظام جماعت سے آگاہی ہوئی اور اس طرح مضبوطی ایمان نصیب ہوئی۔ اور پھر قابل ذکر امر یہ ہے کہ شہر بھر میں عام لوگوں کے تاثرات جماعت کے حق میں اس سیمینار کے بعد تبدیل ہوئے ہیں۔ اور بہت سے لوگ اب ان مخالفین کو کوسنے لگے ہیں جو جماعت کے خلاف بڑے زور شور سے جھوٹا پراپیگنڈا کرتے رہے تھے۔ اور اس بات کا برملا اظہار کرنے لگے ہیں کہ اب ہم پر کھلا ہے کہ جماعت احمدیہ کی حقیقت اور اس کے کام کیا ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس شہر اور علاقہ میں دعوت الی اللہ کے راستے آسان ہوئے ہیں۔ بالخصوص بہت سے عیسائی اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے بہت سے افراد نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ اس سیمینار سے ہم پر یہ کھلا ہے کہ دین اتنا وسیع اور آسان اور دوسرے سے محبت کرنے اور محبت کی تعلیم دینے والا مذہب ہے۔ ورنہ اب تک دین کے متعلق ان کے نظریات بالکل مختلف تھے۔

ذرائع ابلاغ کا تعاون

سیمینار کے پروگرام کا اعلان پروگرام کے انعقاد سے قریباً چھ دن قبل سے ہی ریڈیو نیشنل گنی بساؤ اور ریڈیو ریجنل بافاٹا سے وقفہ وقفہ سے نشر ہوتا رہا تھا۔

سیمینار کے اختتامی اجلاس میں ریڈیو نیشنل کے نمائندہ نے پروگرام کے چند حصوں کی ریکارڈنگ کی اور پھر امیر صاحب کا انٹرویو اور چند مہمانوں کے تاثرات ریکارڈ کئے اور یہ ریکارڈ شدہ سارا پروگرام قومی خبروں میں دوبار نشر ہوا۔ اسی طرح ریڈیو بافاٹا نے بھی پروگرام کی خبر کے ساتھ مکرم امیر صاحب کا انٹرویو نشر کیا۔

نیز دارالحکومت بساؤ میں قائم ایک پرائیویٹ ریڈیو چینل پنجگتی (Pingigiti) نے بھی سیمینار کی تفصیلی خبر اور مکرم امیر صاحب کا انٹرویو نشر کیا۔

ریڈیو پروگراموں کے سلسلہ میں ہی ضمناً یہ بھی عرض ہے کہ ہفتہ بھر روزانہ جماعت کی طرف سے ریڈیو مقامی پر یہ اعلان کرایا جاتا رہا کہ جس کسی کو بھی جماعت احمدیہ کے متعلق کسی قسم کا بھی شک وشبہ ہو وہ بلا تکلف تشریف لاکر اپنے اعتراض اور شکوک پیش کرسکتا ہے۔ اور ہم پورے احترام اور شکریہ کے ساتھ آپ کے منتظر ہیں۔ لیکن کوئی مخالف سامنے نہ آیا اور دوسری طرف مخالفین مختلف گلیوں اور محلوں میں لوگوں کو روکنے کی سر توڑ کوششوں میں مصروف رہے کہ وہاں نہ جاؤ۔ وہاں محض دھوکہ اور ملمع سازی ہے۔ حتیٰ کہ ایک محلہ کے امام مسجد نے شہر کے جملہ اماموں اور چند سر کردہ لوگوں کی صرف اس مقصد کے لئے میٹنگ بلائی کہ سب مل کر احمدیت کے رستوں کو روکنے کی ترکیب کریں اور دلچسپ امر یہ بھی ہے کہ اس میٹنگ میں انہوں نے عیسائی چرچ کے پادری کو بلایا لیکن خدا کی شان کہ اس نے ان سے تعاون کرنے سے انکار کردیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی دعوتی و تربیتی کاوشوں کو زیادہ سے زیادہ بابرکت اور ثمر بار بناتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 جنوری 2001ء)

پانی پت کی تیسری جنگ

14۔ جنوری 1761ء کو احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کے درمیان پانی پت کی تیسری جنگ لڑی گئی۔

1748ء میں مغل بادشاہ محمد شاہ کی وفات پر اس کا بیٹا احمد شاہ تخت نشین ہوا۔ محمد شاہ ایک عیاش طبع اور نااہل بادشاہ تھا۔ اسے قید کرکے امراء نے جہاندار شاہ کے ایک بیٹے کو عالمگیر ثانی کے لقب سے بادشاہ بنا دیا۔ اسے قتل کرکے غازی الدین کو شاہ جہان سوم کے خطاب سے بادشاہ بنا دیا۔ ادھر ہندوستان کی مغلیہ سلطنت اپنے آخری دموں پر تھی ادھر احمد شاہ ابدالی' جو نادر شاہ کا معتمد سالار تھا اور اس کی وفات کے بعد کابل قندھار پر قابض ہو گیا تھا' نادر شاہ کے جانشین ہونے کی حیثیت سے شمال مغربی پنجاب کا دعویدار تھا۔ اس نے برصغیر پر یکے بعد دیگرے پانچ حملے کئے اور شمالی برصغیر میں مرہٹہ اقتدار کی بیخ کنی کردی۔

جب مرہٹہ افواج کی ہزیمتوں کی خبران کے پیشوا بالاجی باجی راؤ (نانا صاحب) کو پہنچی تو اس نے ایک عظیم فوج بھاؤ صاحب کی سرکردگی میں شمال کی طرف روانہ کی۔ اس فوج میں نانا صاحب کے لڑکے وشواش راؤ کے علاوہ متعدد اہم مرہٹہ سردار شامل تھے مرہٹہ جم غفیر کی تعداد تین لاکھ کے قریب تھی جس میں کم وبیش 57 ہزار سپاہی تھے۔ ابراہیم گاردی کا فوجی دستہ اور طاقتور توپیں بھی اس کے ہمراہ تھیں۔

1760ء میں مرہٹہ فوج دہلی میں داخل ہوئی اور حسب معمول لوٹ مار مچا دی۔ احمد شاہ ابدالی انوپ شہر میں مقیم تھا۔ روہیلہ سردار نجیب الدولہ کی سعی سے شجاع الدولہ نے ابدالی کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا اب یہ محض احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کی آویزش نہیں رہی تھی بلکہ ایک طرف برصغیر میں مسلم قوم کی بقا اور دوسری طرف ہندو حکومت کے قیام کا سوال پیدا ہو چکا تھا۔

14۔ جنوری 1761ء کو احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کے درمیان پانی پت کے مقام پر تیسری سب سے بڑی جنگ ہوئی کیونکہ بیشتر مرہٹہ سردار روایتی انداز جنگ سے ہٹ کر کھلے میدان میں جنگ کرنے کے خلاف تھے۔ لہٰذا ان میں آپس میں پھوٹ پڑ گئی۔ شام تک خونریز جنگ جاری رہی۔ بالآخر مرہٹوں کے قدم اکھڑ گئے اور مسلمانوں نے دور تک ان کا تعاقب کیا۔

یہ لڑائی نہایت فیصلہ کن ثابت ہوئی اور اس کے نتائج بڑے دوررس تھے۔ پانی پت کے میدان میں مرہٹوں کو ایسی شکست عظیم کا سامنا کرنا پڑا جس کے بعد وہ پھر نہ سنبھل سکے اور برصغیر میں ہندو اقتدار مسلط کرنے کا خواب ہمیشہ کے لئے پریشان ہو گیا۔

احمد شاہ ابدالی نے واپسی سے قبل عالمگیر ثانی کے لڑکے علی گوہر کو شاہ عالم ثانی کے لقب سے تخت نشین کر دیا۔

یوں 14۔ جنوری 1761ء برصغیر کی تاریخ کا ایک اہم دن بن گیا کہ اس دن پانی پت کی تیسری جنگ لڑی گئی تھی۔

گندم کے دانے میں غذائیت

تازہ کٹی ہوئی فصل کے دانے میں مختلف عناصر درج ذیل ہیں۔

پانی	10 فیصد
پروٹین	14 فیصد
چکنائی	2 فیصد
نشاستہ	72 فیصد
نمکیات	2 فیصد

اطلاعات و اعلانات

محترم قائدین مجالس
اضلاع و علاقہ متوجہ ہوں

☼ مجلس شوریٰ 91ء کے فیصلہ کے مطابق مورخہ 6 اپریل 2001ء کو یوم تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس دن کو منانے کا خصوصی اہتمام کریں۔ اجلاسات عام اور خطبات جمعہ میں تحریک جدید کی غرض، اہمیت اور مطالبات تحریک جدید سے خدام کو آگاہ کریں۔ اس سلسلہ میں مربیان و معلمین کرام سے تعاون کریں۔ نیز وعدہ جات کی وصولی کی بھی کوشش کریں۔ یوم تحریک جدید کی رپورٹس بروقت مرکز کو ارسال کریں۔

مہتمم تحریک جدید
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

درخواست دعا

☼ عزیزہ شمیم اختر صاحبہ متعلم جماعت دہم بنت مکرم عبدالرؤف صاحب کھبہ پٹواری آف پیلووینس ضلع خوشاب کی نظر گردن توڑ بخار کی وجہ سے ختم ہوگئی ہے کمزوری بہت ہے عزیزہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے احباب سے نظر کی جلد بحالی اور بخار کے بداثرات سے بچنے اور جلد صحت یاب ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

☼ مکرم ناصر احمد منظور صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب کارکن وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ کی کمر کا آپریشن بروز بدھ 21 مارچ 2001ء کو میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ آپریشن کے کامیاب ہونے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☼ مکرم حافظ غلام محی الدین ریٹائرڈ معلم وقف جدید کی پوتی لاریب شگفتہ طالبہ کلاس نرسری امتحان دینے سکول جا رہی تھی کہ نامعلوم سائیکل سوار کی ٹکر سے بچی کی بائیں ٹانگ کریک ہوگئی ہے ٹانگ پر پلستر چڑھا دیا گیا ہے بچی کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ و بازیافتہ اشیاء

☼ ایک عدد طلائی بالی کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ نیز ایک عدد سلا ہوا سوٹ کسی دوست نے دفتر ہذا میں جمع کرایا ہے۔ ایک عدد سٹیبلائزر بھی دفتر میں جمع کروایا گیا ہے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

شکریہ احباب

☼ محترم عبدالمالک صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔ میرے بھائی محترم عبدالحق صاحب کی وفات پر اندرون ملک اور بیرون ملک سے بہت سے احباب نے فون۔ فیکس اور خطوط کے ذریعہ اظہار تعزیت کیا ہے اور ہمارے ساتھ شریک غم ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے سب کی دعائیں قبول فرمائے۔

نکاح و تقریب شادی

☆ مکرم طارق محمود منگلا صاحب کارکن دفتر انصاراللہ پاکستان ابن مکرم محمد عبداللہ منگلا صاحب صدر جماعت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودھا کا نکاح ہمراہ عزیزہ خالدہ عزیز صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم اشتیاق الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ چک منگلا نے مورخہ 6 مارچ 2001ء بروز عیدالاضحیٰ بعد نماز عصر بیت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودھا میں پڑھا۔ مورخہ 7 مارچ 2001ء کو بارات مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب کی رہائش گاہ واقع چک منگلا گئی جہاں مکرم اشتیاق الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے تقریب رخصتانہ کے موقع پر دعا کروائی۔ اگلے دن مورخہ 8 مارچ 2001ء مکرم محمد عبداللہ منگلا صاحب کی رہائش گاہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جہاں پر کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ عزیز طارق محمود منگلا صاحب مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کے بھتیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

تقریب نکاح

مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

"عزیزہ صباء بشیر صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب امین جماعت احمدیہ لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب ہالینڈ ولد مکرم مقبول احمد قریشی صاحب بعوض حق مہر 8 ہزار گلڈرز کرنسی ہالینڈ مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور شہر و ضلع نے مورخہ 9 مارچ 2001ء کو پڑھا۔

عزیزہ صباء بشیر صاحبہ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ لاہور کی پوتی اور محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ سول لائن لاہور کی بیٹی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 30 مارچ 2001ء

12-20 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 204
1-30 a.m.	ایم ٹی اے لائف سٹائل
1-40 a.m.	تحرکات: حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی تقریر
2-50 a.m.	کوئز: تاریخ احمدیت
3-30 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
4-30 a.m.	ترکی سیکھئے۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-30 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
6-00 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 204
7-05 a.m.	تحرکات: حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی تقریر
8-15 a.m.	اردو کلاس نمبر 114
9-15 a.m.	ایم ٹی اے لائف سٹائل
9-30 a.m.	ترکی سیکھئے۔
10-05 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس۔
11-05 a.m.	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
11-35 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
12-15 p.m.	کوئز: تاریخ احمدیت
12-55 p.m.	سرائیکی پروگرام۔
1-40 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 204
3-00 p.m.	اردو کلاس نمبر 114
3-55 p.m.	انڈونیشین سروس
4-30 p.m.	بنگالی سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔ درود شریف
6-00 p.m	خطبہ جمعہ۔ (لندن سے براہ راست)
7-00 p.m.	دستاویزی پروگرام۔
7-30 p.m.	مجلس عرفان۔
8-35 p.m.	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-30 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
9-55 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔ درس حدیث
11-10 p.m.	اردو کلاس نمبر 115

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 31 مارچ 2001ء

12-15 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 205
1-15 a.m.	تقریر: عبدالسلام طاہر صاحب
1-45 a.m.	دستاویزی پروگرام۔
2-15 a.m.	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
3-15 a.m.	آل پاکستان مشاعرہ
3-55 a.m.	حضور کی مجلس عرفان۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
6-10 a.m.	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
7-10 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 205
8-15 a.m.	اردو کلاس نمبر 115
9-15 a.m.	کمپیوٹرسب کے لئے
9-50 a.m.	مجلس عرفان
11-05 a.m.	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
11-55a.m.	چلڈرنز کلاس نمبر 42
12-30 p.m.	ایم ٹی اے ماریشس
1-15 p.m.	ہفتہ وار جائزہ
1-35 p.m.	ہوا ہیں تیرے فضلوں کا منادی
1-55 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 205
3-00 p.m.	اردو کلاس نمبر 115
4-00 p.m.	انڈونیشین سروس۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 p.m.	کمپیوٹر سب کے لئے
6-15 p.m.	جرمن ملاقات۔
7-10 p.m.	بنگالی سروس۔
8-10 p.m.	کوئز: خطبات امام۔
8-45 p.m.	ہفتہ وار جائزہ۔
9-00 p.m.	چلڈرنز کلاس۔
10-00 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔ درس حدیث۔
11-20 p.m.	اردو کلاس نمبر 116

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار یکم اپریل 2001ء

12-45 a.m.	ہفتہ وار جائزہ۔
1-00 a.m.	عربی پروگرام۔
1-40 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
2-35 a.m.	پروگرام واقفین نو ربوہ
3-00 a.m.	جرمن ملاقات۔
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-40 a.m.	کوئز: خطبات امام
5-00 a.m.	لقاء مع العرب نمبر 206
6-00a.m.	ایم۔ ٹی۔ اے۔ ورائٹی
6-50 a.m.	اردو کلاس نمبر 116
7-55 a.m.	سیرت النبیؐ
8-35 a.m.	ہفتہ وار جائزہ۔
8-50 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں۔
11-05 a.m.	کوئز: خطبات امام۔
11-20 a.m.	جرمن ملاقات۔
12-20 p.m.	چائنیز پروگرام۔
12-45 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 206
1-55 p.m.	اردو کلاس نمبر 116
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-50 p.m	چائنیز سیکھئے
5-20 p.m.	بیگ بلند و نا صرات سے ملاقات
7-20 p.m.	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
8-10 p.m.	ہفتہ وار جائزہ
8-25 p.m.	چلڈرنز کلاس
9-00 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت
10-15 p.m.	اردو کلاس نمبر 117

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 24 مارچ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 13 زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ
☆ سوموار 26 مارچ - غروب آفتاب: 6.26
☆ منگل 27 مارچ - طلوع فجر: 4-40
☆ منگل 27 مارچ - طلوع آفتاب: 6.02

اے آر ڈی کا جلسہ نہ ہو سکا - پولیس کی بھاری تعداد کی مدد سے حکومت پنجاب اے آر ڈی کے 23 مارچ کے حوالے سے موچی دروازہ میں منعقدہ یوم جمہوریہ کے جلسے کو روکنے میں کامیاب ہوگئی - اے آر ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان کو ان کی رہائش گاہ پر نظر بند کر دیا گیا - جبکہ اے آر ڈی کے 12 رہنماؤں کو نوابزادہ نصراللہ کی رہائش گاہ سے گرفتار کرلیا گیا - پولیس نے موچی دروازہ کو جانے والے ہر راستہ کو سیل کر رکھا تھا - موچی دروازہ کی صورتحال یوں تھی کہ دہلی گیٹ، ریلوے سٹیشن، برانڈرتھ روڈ، چیمبر لین روڈ سمیت چھوٹی چھوٹی گلیاں بھی خاردار تاروں اور رکاوٹوں کی مدد سے بند کی گئیں - موچی دروازے کے اردگرد پورے علاقے میں کرفیو کا سماں تھا - ٹریفک بند تھی -

دینی تعلیم کا نیا نظام لانے کا اعلان وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر محمود احمد غازی نے کہا ہے کہ دینی مدارس کے لئے حکومت کی نئی منصوبہ سازی کا مقصد جدید علم و ادب سے وابستگی کے حوالے سے ملک میں ایسے افراد کی کھیپ تیار کرنا ہے جو برصغیر کے قدیم اسلامی رہنماؤں کی تعلیمات کا عملی ثبوت پیش کر سکیں - انہوں نے کہا کہ دینی تعلیم کے نئے نظام کے تحت حکومت کے زیر اہتمام تین دینی ادارے قائم کئے جائیں گے - جن میں سے ایک خواتین کا اور دو مردوں کے ہوں گے -

پنجاب میں 8 نئے ڈیم بنیں گے محکمہ آبپاشی نے 12 - ارب روپے سے زائد کے منصوبوں کی پلاننگ کا کام مکمل کر لیا ہے - جن پر ورلڈ بینک کی منظوری کے فوراً بعد کام شروع ہو جائے گا - پنجاب میں 8 ڈیمز کی تعمیر، نکاسی، پکی راجباہوں اور انڈسٹریز کا زہریلا پانی کھالوں میں گرنے سے روکنے کیلئے عالمی بینک قرضے دے گا - محکمہ آبپاشی کے حکام نے ان منصوبوں کی گزشتہ 2 سالوں میں پلاننگ مکمل کر لی ہے -

گردہ مثانہ کے لئے کیور یٹو ادویات

گردہ میں سوزش، پیشاب میں خون پیپ البیومن آنا	Kidney Infection Course Rs320/-
گردہ مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے	Kidney Stone Course Rs320/-
پراسٹیٹ گلینڈ کے بڑھ جانے کیلئے	Prostate Course Rs215/-
پیشاب کا بار بار اور مقدار میں زیادہ آنا -	Urination Course Rs70/-

دیگر کیور یٹو ادویات کا لٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس خط لکھ کر طلب فرمائیں
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ - فون - کلینک 771، ہیڈ آفس 213156 سیلز 419

ہر قسم کی عارضی لائٹ کا واحد مرکز
علیم الیکٹرک پوائنٹ
راجیکی روڈ، بالمقابل گیٹ نمبر 7 نصرت جہاں اکیڈمی
پروپرائٹر: عطاء العلیم ربوہ فون P.P214179

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر - ائرکنڈیشنر - ڈیزرٹ کولر - کوکنگ رینج
گیزر - ہیٹر - واشنگ مشین - مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر
فون 7223347-7239347-7354873
1 - لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ لاہور

سچی بوٹی ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
کی گولیاں
گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ - کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، وجی ٹیبل ڈائز - کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12 - ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

CPL 61

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام
الرحیم جیولرز حیدری
اور
الرحیم نمو جیولرز حیدری
اور اب
الرحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 0231-664 - 5874164